بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راہِ نجات

مُشتمل

برمسائلِ ضروری معہ طریقِ نکاح

ناشران

ملک دین محمد اینڈ سنز

اشاعت منزل بل روڈ لاہور

ملک محمد عارف خاں پرنٹر پبلشر نے اپنے دین محمدی پریس لاہور میں چھپوا کر اشاعت منزل لاہور سے شائع کیا۔

قیمت ۴ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَوَالِہٖ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

ف پہلا رکن اسلام کا کلمہ ہے

اے عزیز و سمجھو تم اس بات کو کہ مسلمان ہونا بڑی نعمت ہے جو کوئی مسلمان ہو خدا کے دوستوں میں داخل ہو دنیا میں بھی اس پر رحمت ہو اور آخرت میں بڑے بڑے درجے بہشت میں پاوے اور بغیر مسلمان ہونے کے عبادت قبول نہیں ہوتی اس واسطے ہر انسان پر لازم ہے کہ پہلے ایمان اور اسلام کے مسئلے سیکھے اور اپنی اولاد اور گھر کے سب آدمیوں کو سکھاوے تو مرنے کے پیچھے عذاب سے نجات پاوے اور نہیں تو بہت عذاب دیکھے گا یہ بھی اور اس کے گھر والے بھی اب سنو مسئلے دین کے کہ پکی اور معتبر کتابوں سے نکال کر بیان کرتا ہوں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزیں ہیں۔ اول کلمہ شہادت کا۔ دوسرے نماز۔ تیسرے زکواۃ۔ چوتھے حج۔ پانچویں روزے رمضان کے۔ اب سنو تم پہلے کلمہ کے معنی فرض یہی ہے کہ مسلمان یہ کہ زبان سے اقرار کرے

ف بیان ایمان خدا تعالےٰ

اور دل سے سچ جانے کہ پیدا کرنے والا سارے جہان کا ایک ہے اللہ اس کا نام پاک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں سب بڑائیاں اور کمال اسی کو ہیں اور وہ سب عیبوں سے پاک ہے کسی کام میں کسی کا محتاج نہیں سب اسی کے محتاج ہیں سب چیزوں کی اس کو خبر ہے ایک ذرہ بھی اس سے چھپا نہیں اُسے سب چیزوں کی قدرت ہے جو چاہے سو کرے۔ کوئی اس کے حکم کو پھیر نہیں سکتا اور جو کچھ بندے کام کرتے ہیں بھلا یا بُرا بلکہ دنیا میں جو کرتا ہے سب خدا کی تقدیر سے ہے یعنی خدا نے پہلے ہی کر رکھا تھا کہ فلانے سے فلانے

ف بیان ایمان بہ فرشتگان

وقت ایسا ہوگا اور ایمان لاوے کہ فرشتے بندے خدا کے ہیں پیدا ہوئے نور سے پاک ہیں گناہ نہیں کرتے جس کام پر خدا نے مقرر کر دیا ہے اس پر قائم ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت کھاتے پیتے نہیں خدا کا ذکر ان کی زندگی ہے۔ گنتی ان کی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا ان میں چار فرشتے بہت نامور ہیں جبرائیل عم کہ کتابیں خدا کی ساتھ حکم خدا کے پیغمبروں کے پاس لایا کرتے تھے میکائیل عم کہ روزی خدا کے حکم سے بندوں کو پہنچاتے ہیں

اور معینہ کی تیاری بھی کرتے ہیں اسرافیل کہ صور منہ میں لئے کھڑے ہیں قیامت کے دن پھونکیں گے اور عزرائیل کہ مرنے کے وقت جان نکالتے ہیں اور ایمان لاوے کہ خدا نے کتابیں پیغمبروں کی بھیجی ہیں۔ توریت حضرت موسےٰ پر۔ انجیل حضرت عیسےٰ پر۔ زبور حضرت داؤد پر۔ قرآن مجید حضرت محمد مصطفےٰ علیہم الصلوٰۃ والسّلام پر اور بعضی کتابیں اور پیغمبروں پر جو کچھ خدا کی کتابوں میں لکھا ہے سب حق ہے اس پر ایمان لاوے اور ایمان لاوے کہ خدا نے بندوں کی ہدایت کے لئے دنیا میں پیغمبروں کو بھیجا اور حکم کیا کہ جس راہ پر پیغمبر چلیں اسی راہ پر چلو تو دین و دنیا تمہارا درست رہے جو کوئی دوسری راہ چلے گا دوزخی ہوگا سب پیغمبر برحق ہیں اور گناہوں سے پاک اور ساری خدائی سے افضل ہیں ان کے درجے کو کوئی نہیں پہنچتا ہے اوّل پیغمبر آدم علیہ السلام ہیں باپ سب آدمیوں کے ان کے پیچھے اولاد سے ان کی اور بہت سے پیغمبر ہوئے گنتی ان کی خدا کو معلوم ہے آخر سب سے پیچھے دنیا میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی۔ مگر نور حضرت کا سب سے پہلے پیدا ہوا تھا اسی واسطے حضرت سب پیغمبروں کے سردار ہیں پیدا ہوئے ہیں مکے شریف میں جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف سے پیغمبری ملی اور قرآن شریف اُترنا شروع ہوا پھر تیرہ برس مکے شریف میں رہے اور وہاں ہی معراج ہوئی حضرت جبرائیل براق لے کر آئے حضرت کو سوار کر کے مسجد اقصےٰ میں لے گئے عرش کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت اور دوزخ کی بھی سیر کی اور اس رات میں بڑی بڑی نعمتیں خدا سے پائیں اور پانچوں وقت کی نماز بھی وہاں فرض ہوئی پھر جب حضرت ترپن ۵۳ برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مکے شریف سے مدینے پاک میں ہجرت فرما گئے دس برس وہاں رہے جب تریسٹھ ۶۳ برس کے ہوئے تب وفات پائی چنانچہ قبر شریف حضرت کی وہاں بنی۔ چار کرسی حضرت کی یہ ہیں۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف اور ایمان لاوے کہ مرنے کے پیچھے آدمی کے پاس دو فرشتے منکر و نکیر آ کے سوال کرتے ہیں

فصل بیان ایمان بکتب آسمانی

فصل بیان ایمان بالرسل

فصل پیغمبر خاتم النبیین

فصل ذکر معراج

کہ رب تیرا کون ہے دین تیرا کیا ہے یہ کون شخص ہیں کہ تمہارے پاس آئے ہیں مردہ اگر با ایمان ہے جواب ان کو دیتا ہے رب میرا اللہ ہے دین میرا اسلام اور یہ شخص رسول خدا ہیں پاس ہمارے خدا کے حکم لیکر آئے تھے پھر اس مردے پر خدا کی رحمت ہوتی ہے۔ بہشت کی طرف دروازہ اس کے واسطے کھول دیتے ہیں۔ اور یہ مردہ اگر بے ایمان ہے منکر نکیر کا جواب اسے نہیں آتا ہر ایک بار کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر اس پر عذاب سخت کرتے ہیں۔ اور دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیتے ہیں۔ اور ایمان لاوے کہ قیامت آنی برحق ہے اس دن حضرت اسرافیل صور پھونکیں گے۔ آسمان پھٹ جاویں گے اور تارے ٹوٹ جاویں گے اور ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور پہاڑ اڑتے پھریں گے جیسے روئی کے گالے پھر زمین اور آسمان اور سارا جہان فناہ ہو جاوے گا جب دوسری بار پھونکیں گے پھر سب کچھ موجود ہو جاوے گا۔ مردے قبروں سے نکلیں گے اور ترازو عمل کی کھڑی ہوگی اور نامہ اعمال ان کے ہاتھوں میں دیں گے اور حساب کریں گے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے کہ بھلے کام کئے تھے یا برے اور دوزخ کی پیٹھ پر پلصراط کھڑا ہوگا۔ بال سے باریک اور تلوار سے تیز۔ اس پر سب کو چلنے کا حکم ہوگا نیک بندے ایسے چلیں گے جیسے بجلی یا جیسے بادیا جیسے تیز گھوڑا اور بعضے پیادوں کی طرح اور بہت سے دوزخ میں کٹ کر گریں گے اور ایمان لاوے کہ حق تعالیٰ نے حضرت کو حوض کوثر دیا ہے پانی اس کا شہد سے میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے کوزے اس کے بہت ہیں جیسے آسمان کے تارے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس پر بیٹھ کر قیامت کے دن اپنی امت کو پانی پلاویں گے جو کوئی پیئے گا پھر پیاسا نہ ہوگا اور ایمان لاوے کہ حضرت رسولؐ خدا اور سارے پیغمبر اور اولیاء اور نیک آدمی شفاعت گنہگاروں کی قیامت کے دن کریں گے اور ایمان لاوے کہ مسلمان کو بڑی بڑی نعمتیں بہشت میں ملیں گی۔ کھانے کو میوے اور پینے کو شربت خدمت کو حوریں اور غلمان رہنے کو مکان اچھے اچھے سب سے بڑی نعمت بہشت میں دیدار خدا کا ہے کہ اپنے فضل سے مسلمانوں کو نصیب

ذکر منکر نکیر و ثواب و عذاب قبر۔ بیان قیامت۔ ذکر حساب و گواہی اعضاء۔ ذکر پلصراط۔ ذکر حوض کوثر۔ ذکر شفاعت۔ ذکر نعمت جنت۔ ذکر دوزخ و عذاب

کرے گا۔ اور کافروں کو دوزخ میں بڑے بڑے عذاب ہوں گے۔ آگ سانپ بچھو گرم پانی طوق زنجیر کانٹے بدبو کے مکان اور بہت سے عذاب ہیں حق تعالیٰ دنیا سے ساتھ ایمان کے اُٹھا دے اور سب مسلمانوں کو عذاب سے بچا دے اور ایمان لاوے کہ جو کچھ قرآن شریف اور حدیث شریف میں بہشت اور دوزخ کا احوال اور اگلی پچھلی باتیں لکھی ہیں۔ سب حق ہیں اور جو بات موافق شرع کے ہے حق ہے اور جو بات خلاف قرآن اور حدیث کے ہے سب باطل ہیں اور بُری ہیں اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کے واسطے حضرت کے اہل بیت اور ازواج مطہرات سے اور حضرت کے یاروں سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت میں افضل اور بہتر سمجھے اور ان سب کی تعظیم کرے اور جب ان میں سے کسی کا نام سنے تو رضی اللہ عنہ کہے قرآن میں ان کی بڑی تعریف ہے اور حضرت نے بہت سی خوبیاں ان کی بیان کی ہیں۔ دوست دار ان کا بہشتی اور دشمن ان کا دوزخی ہے ان سب میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ کو افضل جان کے بہت سا اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم اجمعین ان سب باتوں پر اعتقاد کر کے حق جان کے پکا مسلمان ہو کے مسئلے وضو نماز کے سیکھے اور نماز کو ساری عبادتوں میں افضل و بہتر خدا کا فرض سمجھ کے پانچوں وقت کی نماز کو جماعت سے ادا کرے اور سستی سے کبھی ترک نہ کرے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی محافظت کرے نماز پر ہوگا واسطے اس کے نور اور حجت اور نجات دن قیامت کے اور جو کوئی محافظت نہ کرے نماز پر نہ اُسے نور ہو نہ حجت و نجات اور وہ شخص دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی ابن خلف کے اور فرمایا حضرت نے کہو تم اپنی اولاد کو نماز ادا کریں جب سات برس کے ہوں اور جب دس برس کے ہوں مار کے نماز پڑھاؤ

بیان وضو کا۔ فرض وضو میں چار ہیں ایک منہ دھونا ماتھے کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں تک دوسرے دونوں ہاتھ دھونا کہنیوں تک تیسرے چوتھائی سر کا مسح کرنا چوتھے دونوں پاؤں دھونا ٹخنوں تک۔ ان چار چیزوں سے

بیان وضو وغیرہ

اگر بال برابر سوکھا رہے تو وضو صحیح نہ ہو۔ سنت یوں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں پھر تین بار کلی کریں مسواک سمیت اور تین بار ناک سے دہنے ہاتھ میں پانی ڈال کے بائیں سے ناک جھاڑیں اور تین بار منہ دھوئیں اور تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھو کے ایک بار سارے سر کا مسح کر کے کانوں کا مسح کریں اور تین بار ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئیں وضو تمام ہوا وضو کرتے ہوئے کلمہ شہادت کا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور دو گانہ نفل پڑھے ثواب بہت پاوے وضو کرتے ہوئے دنیا کی بات کرنی مکروہ ہے اور بہت پانی ڈالنا بُرا ہے۔

نواقض وضو کے۔ جو نجاست آدمی کے آگے پیچھے سے نکلے وضو ٹوٹ جائے اور لہو یا پیپ نکل کے بہے وضو ٹوٹ جائے اور چت یا کروٹ لگا کر تکیہ دیکے سوئے وضو ٹوٹ جائے اور جو قاعدہ بند و بست نماز کے ہیں سو جائے کھڑا یا رکوع میں یا سجدے میں یا بیٹھا ہو وضو نہیں ٹوٹتا جو ڈھیلا نہ ہوا ہو اور جو نشہ پی کر مست ہو یا بیماری سے غشی ہو یا باؤلا ہو وضو ٹوٹ جائے

بیان غسل کا۔ غسل کے اندر فرض تین ہیں۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا۔ مگر سنت یوں ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور ناپاکی بدن سے دور کرے پھر وضو کرے پھر بدن پر تین بار پانی بہاوے غسل جماع سے فرض ہوتا ہے دونوں پر۔ منی نکلے یا نہ نکلے اور جو سوتا اُٹھا اور بدن پاکیزہ پر منی پائے غسل فرض ہے احتلام ہو یا نہ ہو مگر جو احتلام یاد ہو اور بدن یا کپڑے پر اثر نہ پاوے غسل واجب نہیں اگر عورت کے پاس بیٹھا اور اُسے ہاتھ لگایا اور بوسہ لیا اور شہوت ہو کے چیپ سا نکلے اُسے مذی کہتے ہیں اس کے نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا مگر جو ہاتھ لگانے سے منی شہوت سے کود کے نکلے اور لذت ہووے تو غسل واجب ہوا۔ علماء فرماتے ہیں کہ جو انسان سوتا اُٹھا اور نائزہ کے اوپر تراوت مذی کی پائی اُسے چاہیئے کہ احتیاط کے

واسطے غسل کرے جب عورت حیض ونفاس سے پاک ہو اس پر غسل واجب ہوا اور کمتر مدت حیض کی تین دن ہیں اور زیادہ دس روز ہیں اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو نکلے حیض ہے اور جب سفید پانی آیا حیض ہو چکا۔ غسل کر کے نماز پڑھے جو لہو چالیس دن تک سے آگے چلا غسل کر کے نماز پڑھے حیض ونفاس میں نماز نہ پڑھے اور روزہ نہ رکھے جب سوکھ جاوے نماز قضا نہیں پر روزے جتنے کھاوے اتنے قضا کرے عورت سے حیض ونفاس میں جماع کرنا حرام ہے اور استحاضہ میں جائز ہے بے وضو قرآن شریف پر ہاتھ لگانا روا نہیں مگر یاد پڑھنا روا ہے اور حاجت غسل والے اور حیض ونفاس والی کو دونوں باتیں روا نہیں اور مسجد میں جانا بھی روا نہیں۔ اور کعبہ شریف کے گرد پھرنا بھی روا نہیں ہے۔

بیان تیمم کا۔ اگر نمازی کو پانی نہ ملے۔ ایک کوس بھر دور ہو۔ یا بیماری سے پانی خلل کرتا ہو پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھے ہرگز نماز ترک نہ کرے پہلے نیت کرے تیمم کرتا ہوں میں واسطے دور ہونے ناپاکی کے اور درست ہونے نماز کے تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی یہ نیت کر کے دونوں ہاتھ زمین پر مار کے منہ پر ملے پھر زمین پر مار کے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملے اور ایسی طرح ملے کہ جتنا منہ ہاتھ دھونا فرض ہے سب جگہ ہاتھ پہنچے اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہووے تو اُسے بھی ہلاوے تیمم غسل کا اور وضو کا ایک سا ہے جیسا آدمی وضو اور غسل سے پاک ہوتا ہے تیمم سے بھی پاک ہوتا ہے یوں ہیں نماز اور قرآن پڑھا کرے جب تک پانی نہ ملے جب پانی ملا تیمم ٹوٹا اور جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہی سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اگر بدن یا کپڑا ناپاک ہوا اور پاک کرنے کے واسطے پانی نہیں ملتا اسی طرح نماز فرض پڑھے پر جو ستر کے موافق کپڑا پاک ملے سارے کپڑے ناپاک اُتار کر نماز پڑھے۔

فرض نماز کے تیرہ ہیں سات باہر نماز سے ہیں اور چھ اندر نماز کے باہر کے سات یہ ہیں۔ اوّل پاکی بدن کی۔ دوسرے پاکی کپڑے کی۔ تیسرے پاکی جائے نماز کی چوتھے ستر ڈھانکنا۔ پانچویں وقت پر نماز پڑھنی چھٹے قبلے کی طرف کھڑا ہونا۔ ساتویں نیت نماز کی دل میں کرنا

یعنے جی میں سمجھنا کہ فرض نماز فجر کے پڑھتا ہوں۔ نیت زبان سے کرنی ضرور نہیں چاہے
کرے چاہے نہ کرے اگر آدمی کے بدن میں پھوڑا ہے یا زخم ہے اور ہر وقت بہتا ہے یا
کسی کا ہر وقت پیشاب ٹپکتا ہے یا باؤسرتی ہے بند نہیں ہوتی یا دست بند نہیں ہوتے
یا نکسیر چلتی ہے بند نہیں ہوتی ایسا آدمی ہر نماز کے وقت وضو تازہ کیا کرے اور بے خطرہ
نماز پڑھا کرے نماز ترک نہ کرے جب وقت نماز کا گیا۔ وضو ٹوٹا۔ مرد کو ستر ڈھانکنا
ناف سے زانو سمیت فرض ہے اور عورت حرہ کو سارا بدن ڈھکنا فرض ہے۔ اور
باقی مستحب جتنا ستر فرض ہے اس میں سے جون سی عضو کی چوتھائی نماز میں کھل جاوے
نماز ٹوٹ جاوے جیسے چوتھائی ران کی۔ یا ذکر کی یا انثیین کی۔ یا چوتڑ کی یا چوتھائی عورت
کے سر کی یا کہیں اور کھل جائے نماز فاسد ہو جائے جیسے کپڑا میسر نہ ہو ننگا
نماز پڑھے ترک نہ کرے کہ نماز کے ترک کا بڑا عذاب ہے جیسے پگڑی چادر کرتہ
میسر نہ ہو اُسے ٹوپی سے یا اکیلی ازار سے۔ مکروہ کا ثواب کم ہو جاتا ہے۔ پر نماز جاتی
نہیں جو ستر فرض ڈھکا ہو اگر نمازی جنگل میں ایسے مقام پر ہو کہ قبلہ معلوم نہ ہو جھڑ ہو
یا اندھیری رات ہو اور کوئی آدمی نہ ملے جن سے پوچھے ایسی جگہ سوچ کرے
جس طرف اس کا دل شہادت دے اسی طرف نماز ادا کرے بغیر سوچ کے نماز
درست نہیں اور جو کئی آدمی ہوں ہر آدمی سوچ یعنے قیاس پر نماز کرے وقت نمازوں
کے مشہور ہیں پر مستحب یوں ہے کہ صبح کی نماز ذرا اوّل وقت سے دیر کر کے پڑھے۔ قرأت
سے پڑھے اور ظہر کی نماز گرمیوں میں ذرا دیر سے پڑھے اور مغرب کی نماز ابر کے دن دیر
کر کے پڑھے اور عشار کی نماز بڑی رات گئی پڑھے اور باقی نمازیں اوّل وقت پڑھنی
درست و بہتر ہیں جس وقت سورج نکلے یا چھپے نماز پڑھنی درست نہیں نہ فرض نہ
نفل نہ نماز جنازہ کی نہ سجدہ تلاوت پر جس نے عصر کی نماز پڑھی نہ ہو وہ لاچاری کو سورج
کے چھپنے کے وقت پڑھ لے صبح کی نماز کے پیچھے سورج کے نکلنے سے پہلے کو نفلیں پڑھنی
مکروہ ہیں پر قضا نماز جائز ہے چھ فرض داخل نماز کے یہ ہیں اوّل تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہہ
کے نماز شروع کرنی دوسرے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی۔ تیسرے قرأت یعنی نماز میں

کچھ قرآن شریف پڑھنا۔ چوتھے رکوع پانچویں دو سجدے ہر رکعت میں کرنے چھٹے قعدہ
آخر میں یعنی آخر نماز کے التحیات کے قدر بیٹھنا۔ فرض نماز اور وتر بیٹھ کے پڑھنی بغیر
بیماری کے صحیح نہیں۔ اور سنت اور نفل بیٹھ کے بھی جائز ہیں پر کھڑے ہوکے پڑھنا بہت
ثواب ہے۔ یہ تیرہ فرض نماز کے ہیں ان میں سے اگر ایک بھی ترک کرے۔ تو نماز ٹوٹ
جائیگی۔ پھر دوبارہ نماز پڑھے۔ امام اعظم (رحمتہ اللہ علیہ) صاحب کے مذہب میں ایک آیت
قرآن کی نماز میں پڑھنی فرض ہے۔ اور ایک آیت سے زیادہ پڑھنا واجب ہے یا
سنت مگر اور اماموں کے مذہب میں الحمد ساری پڑھنی فرض ہے۔ قرأت دو رکعت فرضوں
میں فرض ہے۔ اور باقی میں سنت ہے۔ اور جو وتر اور سنت اور نفل ہو ہر رکعت
میں قرأت فرض ہے۔

بیان واجبات نماز۔ واجب نماز کے چودہ ہیں اول الحمد پڑھنی۔ دوسرے الحمد
کے پیچھے سورت ملی ہوئی پڑھنی تیسرے رکوع اور سجدوں میں دیر کرنی۔ چوتھے
رکوع کرکے سیدھا کھڑا ہوکے سجدہ کو جانا۔ پانچویں ایک سجدہ کرکے بیٹھ کے دوسرا
سجدہ کرنا چھٹے درمیان نماز کے التحیات کیلئے بیٹھنا ساتویں التحیات دونوں قعدوں
میں پڑھنی آٹھویں پکار کر پڑھنا جہاں پکار کر پڑھتے ہیں امام کو اور آہستہ پڑھنا
جہاں آہستہ پڑھتے ہیں۔ نویں السلام علیکم ورحمتہ اللہ نماز کے آخر میں کہنا دسویں
دعاء قنوت وتر میں پڑھنی۔ گیارھویں چھ تکبیریں دونوں عیدوں کی نماز میں پڑھنی
بارھویں چار رکعت فرض میں سے دو رکعت اول قرأت کے واسطے مقرر کرنا۔ تیرھویں جو فرض بار بار
رکعت میں آتے ہیں اس میں ترتیب رعایت کرنی چودھویں ہر واجب میں ترتیب لگا
رکھنی سب چودہ واجب ہوئے۔ ان میں سے اگر قصد کرکے ایک بھی ترک کریگا۔ نماز جاتی

نہیں پر نہایت مکروہ ہوتی ہے واجب ہے کہ پھر اس نماز کو پڑھ لے اور جس نے ان واجبوں میں سے ایک یا زیادہ ایک سے بھول کے ترک اور آخر نماز کے سجدہ سہو کا کیا نماز صحیح ہوئی اور جو سجدہ سہو کا نہ کیا واجب ہے کہ یہ نماز پھر پڑھے اور جو پھر نماز نہ پڑھی فرض اتر گیا۔ پر واجب کے ترک کا گناہ سر پر رہا اور سجدہ سہو کا یہ ہے کہ جب آخری التحیات پڑھ چکے دہنی طرف سلام پھیر کے دو سجدے کرے پھر التحیات اور درود پڑھ کے سلام پھیرے لازم ہے ہر مسلمان پر کہ الحمد اور کئی سورتیں قرآن کی اور جو چیز کہ نماز کے اندر پڑھی جاتی ہے خوب صحیح کر کے پڑھے نہیں تو گنہگار رہوگا بلکہ بعضی غلطیوں سے نماز جاتی رہیگی۔ اگر الحمد سے پہلے بھول کے سورت پڑھ گیا یا ایک آیت پڑھ گیا سجدہ سہو کا واجب ہو گیا۔ جو الحمد کے پیچھے پہلی یا دوسری رکعت میں سورت پڑھنا بھول گیا تیسری یا چوتھی میں الحمد کے پیچھے پڑھ لے اور سجدہ سہو کا کرلے امام پر واجب ہے کہ دو رکعت صبح اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور عیدین اور تمام تراویح میں قرأت پکار کے پڑھے ادا پڑھتا ہو یا قضا اگر بھول کے آہستہ پڑھے سجدہ سہو کا کرلے اور اکیلا آدمی مختار ہے چاہے ان نمازوں میں پکار کر پڑھے چاہے آہستہ پڑھے۔ اگر وقت پر پڑھتا ہو پکار کے پڑھنا اچھا ہے اور جو اکیلا قضا پڑھتا ہو آہستہ پڑھے پکار کے جائز نہیں۔ اور ظہر اور عصر کی نماز میں اور دن کے نفلوں میں سب آہستہ پڑھے پکار کے ناجائز ہے اور اگر دو رکعت پڑھ کے التحیات کے واسطے بیٹھنا بھول گیا۔ جب تک سیدھا کھڑا نہیں ہوا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا لازم نہیں۔ اور جو سیدھا کھڑا ہو گیا۔ نہ بیٹھے آخر نماز کے بعد سجدہ سہو کا کرے۔ اور جو پھر بیٹھ جائے گا نماز ٹوٹ جائے گی اور جو چار رکعت پڑھ کے پانچویں کے واسطے کھڑا ہوا۔ اور التحیات بھول گیا۔ جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے۔ اور سجدہ سہو کا کر کے سلام پھیرے نماز درست ہوئی۔ اور جو پانچویں رکعت کا سجدہ کیا۔ فرض باطل ہوئے۔ یہ نماز نفل ہوئی چاہے التحیات پڑھ کے سجدہ سہو کا کرتے سلام پھیرے اب چار رکعت نماز نفل ہوئیں اور ایک رکعت ضائع ہوئی اور اگر چاہے۔ پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور پڑھ کے پوری چھ پڑھ

کے سجدہ سہو کرکے سلام پھیرے گا تو بھی نماز صحیح ہوگی۔ چار فرض دو نفل ہو گئے۔

بیان سنتوں نماز کا۔ سنت مؤکدہ نماز میں بارہ ہیں۔ ایک رفع یدین یعنی دونوں ہاتھوں کو کان تک شروع کے وقت اٹھائے دوسرے دونوں ہاتھ باندھ کے نماز پڑھنی تیسرے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ[1] پڑھنا پہلی رکعت میں۔ چوتھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ[2] پہلی رکعت میں پڑھنا۔ پانچویں ہر رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[3] پڑھنا۔ چھٹے تکبیرات انتقال کی کہنی یعنے اٹھتے بیٹھتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا ساتویں رکوع میں سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا۔ آٹھویں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا۔ نویں سجدے میں سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا دسویں التحیات کے پیچھے درود پڑھنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ گیارھویں اس درود کے پیچھے دعا پڑھنی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ جسے یہ دعا نہ آوے کوئی اور دعا قرآن میں سے یا حدیث میں سے یاد کرلے درود کے پیچھے پڑھے۔ بارھویں الحمد کے پیچھے آمین کہنا یہ بارہ سنتیں مؤکدہ نماز میں ہیں۔ ان کے سوا اور بعضی چیزیں کتابوں میں لکھی ہیں مستحب ہیں اگر ساری سنت نماز میں بجالایا نماز کامل ہوئی اور جو ان میں سے کوئی سنت ترک کرے نماز صحیح ہے پر مکروہ ہوتی ہے۔ یعنی ثواب کم ہوجاتا ہے۔ نماز سنت اور نفل اسلیے مقرر ہوئی کہ جو نماز فرض میں کچھ نقصان یا خلل ہوا ہو سنت اور نفل سے پوری کردیں تاکہ قیامت کے دن اس شخص کی نجات ہو اس لئے ہر انسان پر لازم ہے کہ فرضوں کے ادا کرنے میں بہت کوشش کرے سب کاروبار چھوڑ کے فرض ادا کرے۔ اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا بیماری سے پڑھنی مشکل پڑے یا سفر میں قافلہ جاتا ہو۔ فرض کو ادا کرے۔ باقی نماز کی اگر فرصت ملے تو اُسے بھی پڑھ لے ورنہ خیر قیامت کے دن فرضوں کے ترک کرنے

[1] پاک ہے تو یا اللہ اور تیری تعریف ہے اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے [2] پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے [3] شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا [12] اللہ بہت بڑا [?] تعریف و بزرگی والا۔ الٰہی برکت بھیج اوپر محمد اور آل محمد کے جیسے کہ برکت بھیجی تو نے اوپر ابراہیم اور اولاد ابراہیم کے تو ہی تو ہے تعریف

سے بڑا عذاب ہوگا۔ اور واجب کے ترک سے بھی بڑا عذاب ہوگا۔ پر فرض سے کم اور سنّت
کے ترک سے قیامت کے دن اس پر غصہ کیا جائے گا۔ جھڑکیں گے پر عذاب سخت نہ
کرینگے اور مستحب نفل کے ترک کرنے والے بڑے درجوں سے محروم رہیں گے جماعت سے نماز
پڑھنی سنت مؤکدہ ہے۔ بلکہ بعض علماء نے واجب کہا ہے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ جماعت
کا تقیّد بہت رکھے۔ اگر جماعت سے ایک نماز پڑھے گا ستائیس نمازوں کا ثواب پاویگا اور
فرض نماز مسجد میں پڑھے اگر گھر میں یا دوکان میں پڑھے گا ایک نماز کا ثواب ملے گا
اور جو محلے کی مسجد میں پڑھیگا پچیس نمازوں کا ثواب ملے گا اور جو جمعے کی مسجد میں پڑھیگا
پانسو نماز کا ثواب ملیگا۔ اور جو بیت المقدس میں پڑھے گا۔ ہزار نماز کا ثواب ملیگا۔ اور جو
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں پڑھے گا۔ ۵ ہزار نماز کا ثواب ملیگا۔ اور جو کعبہ
شریف کی مسجد میں پڑھے گا۔ لاکھ نماز کا ثواب ملے گا۔ **امامت** ۔ ایسا آدمی کرے
کہ ساری جماعت کے لوگوں میں علم دین کا زیادہ رکھتا ہو۔ اور قرآن شریف خوب
صحیح جانتا ہو۔ اگر جاہل امام ہوگا اپنی اور تمام مقتدیوں کی نماز کھو دیگا جس شخص کے
مذہب میں خلل ہو نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے۔ اور نماز فاسق کے پیچھے بھی صحیح ہے پر
مکروہ ہے۔ فاسق وہ ہے کہ جس نے گناہ کبیرہ یا صغیرہ پر خو پکڑی ہو ہمیشہ کیا کرتا ہو
لڑکے نابالغ کے پیچھے نماز صحیح نہیں پر تراویح کو بعض علماء نے جائز رکھا ہے اور
بعضوں نے نہیں رکھا ہے۔ اگر امام بیماری سے بیٹھ کے نماز پڑھے اور مقتدی کھڑے
ہو کر یا امام عذر سے تیمم کرے اور مقتدی وضو کر کے پڑھیں جائز ہے عہ نماز سب کی
صحیح ہے۔ ساری صف کے پیچھے جدا ہو کے ایک آدمی کو کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اور بہت بُرا ہے
سنّت یوں ہے کہ جب تک صف اول ساری بھر نہ لے پیچھے کوئی کھڑا نہ ہو اور جو صف
اول میں جگہ نہ رہے چاہیئے کہ ایک آدمی صف سے نکل کر پیچھے کے پاس آ کے دو ہو
جائیں۔ اُسے اکیلا نہ چھوڑیں اور پاؤں آگے پیچھے کر کے صف کو لنگا نہ کریں۔ کہ بہت
بُرا ہے۔ **اذان کہنی** فرضوں کے لئے سنّت ہے وقت پر پڑھے یا قضا ہو اور مسافر جنگل
میں بھی اذان کہہ کے نماز پڑھے اور چاہیے تری اقامت کہے جب مؤذن کہے اللہ اکبر

عہ عالمگیری منیہ بحرالرائق با جوابہ ۱۲ ۔ عہ درمختار میں بحرالرائق سے نقل کیا ہے ۔ عہ جوہرہ نیرہ ۱۲

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سُننے والا بھی اُس کے پیچھے کہے جب وہ کہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ بھی کہے جب وہ کہے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یہ بھی کہے۔ جب وہ کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ یہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جب وہ کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ یہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جب وہ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ بھی کہے جب صبح کی اذان مؤذن کہے۔ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ جواب میں یہ کہے۔ صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ جو کوئی بعد اذان کلمہ شہادت پڑھ کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ حق تعالے اُس کے گناہ بخشے اور حضرت اُس کی شفاعت کریں جس طور سے جواب اذان کا اسی طور پر جواب اقامت کا ہے پر جب اقامت کہے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ تو یہ کہے اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا اذان کے پیچھے دعا کرے جو چاہے امید قبول کی ہے اذان سُنکے نماز کیواسطے آہستہ آہستہ چل کے آوے دوڑ کر نہ چلے کہ بُرا ہے اور جماعت کے واسطے بھی دوڑ کے نہ چلے اگر انسان چاہے کہ جید نماز پڑھے ایسے طور سے کہ جس میں فرض واجب مستحب سب ادا ہوں اور مکروہات سے خالی ہو وہ یوں ہے کہ اذان کہے اور اسکے پیچھے اقامت یعنی تکبیر ہو اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کے وقت امام اٹھے اور دل کو خدا کی طرف متوجہ کرکے نیت کرے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کے اللہ اکبر کہے اور مقتدی امام کے پیچھے اللہ اکبر کہیں اور عورت مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاوے اور دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر مرد ناف کے نیچے اور عورت چھاتی پر باندھے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں اور علماء کے مذہب میں مرد بھی چھاتی پر باندھے اور سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ سب نمازی آہستہ پڑھیں۔ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا پھر امام اور اکیلا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آہستہ پڑھیں۔ مقتدی پھر نہ پڑھیں امام اور منفرد الحمد پڑھے پھر سارے نمازی آمین آہستہ کہیں امام اعظم رحمۃ اللہ کے مذہب میں۔ مگر مقتدی جب کہ امام کی الحمد سُنے پھر امام اکیلا سورت پڑھے اور مقتدی چُپ

عہ آدمی طرف نماز کے ۱۲ ؎ نہیں طاقت کسی کو گناہوں سے پھر نیکی اور نہ قوت نیکی کی مگر ساتھ مدد اللہ کے کہ صاحب ہے تمام رکھے اس نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکھے اس کو ۔ ۱۲ ۔ ؎ مراد نماز آہستہ یہ ہے کہ سینے سے نیچے پیٹ پر باندھے جیسا کہ اشباہ والنظائر میں ہے ۱۲

ہو کے سنا کریں جب قرأت پڑھ چکے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور مقتدی امام
کے پیچھے رکوع کریں اور انگلیاں دونوں ہاتھوں کی کشادہ کر کے دونوں گھٹنے مضبوط
کر کے پکڑ لیں اور دونوں ہاتھ سیدھے رکھیں جیسے کمان کا چلہ اور سر کمر سرین ہموار
برابر رہیں۔ سر اونچا اور نیچا نہ ہو اور سبحان ربی العظیم تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہیں
پھر امام پیچھے اس کے مقتدی سر اٹھا کے سیدھے کھڑے ہوں امام سر اٹھانے کے وقت
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ کہیں اور اکیلا نمازی دونوں
کہے اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونوں کہے بہت علماء کا اس پر عمل ہے جب
قومہ پورا کر لیں اول امام پیچھے اس کے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاویں۔
پہلے زمین پر گھٹنے پھر دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کے قبلے کی طرف کر کے برابر کانوں کے
اور بازو کو بغل سے اور پیٹ کو زانوؤں سے اور پنڈلی کو اور بازوؤں کو زمین سے مرد
دور رکھیں اور عورت ان سب کو ملا رکھے اور سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی تین بار یا پانچ بار
یا سات بار کہیں۔ پھر امام کے پیچھے اس کے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھا
کر چین اور تسلی سے بیٹھ کے پڑھیں اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی وَارحَمنِی وَاھدِنِی وَارزُقنِی[1]
اور جو سارے کلمے نہ پڑھ سکے۔ ایک یا دو کلمے پڑھے غنیمت ہے پھر امام پیچھے اس کے
مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائیں تین یا پانچ یا سات بار
سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی کہیں پھر امام پیچھے اسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسری رکعت
واسطے اٹھیں۔ پہلے ماتھا پھر ناک پھر دونوں گھٹنے اٹھا کے کھڑے ہو کے جس طور پہلی رکعت
پڑھی تھی دوسری رکعت بھی پڑھیں سُبحٰنَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوذُ بِاللّٰہِ نہ پڑھیں جب دوسری
رکعت پڑھ لیں داہنا پاؤں کھڑا کر کے انگلیاں اسکی قبلے کی طرف کریں۔ اور بایاں
پاؤں بچھا کے اس کے اوپر بیٹھیں اور انگلیاں دونوں ہاتھ کی قبلے کی طرف کر کے دونوں
زانوؤں پر رکھ کے التحیات پڑھیں اگر نماز دوگانہ ہے درود و دعا التحیات کے پیچھے

[1] اے اللہ بخش دے تو مجھ کو اور مہربانی کر میرے حال پر اور ہدایت کر مجھ کو اور رزق حلال نصیب کر
مجھ کو ۱۲ [2] در مختار میں ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان (فرض نمازمیں) کوئی ذکر مسنون نہیں
اور جو روایت ہے وہ نفل نمازوں کے لئے ہے ۱۲ مالا بد منہ ۱۲ عبد العزیز عفا اللہ عنہ

پڑھ کے دونوں طرف سلام پھیریں۔ اکیلا نمازی سلام کے وقت جی میں یوں نیت کرے کہ سلام دونوں طرف کے فرشتوں کو کرتا ہے اور امام یوں نیت کرے کہ سلام مقتدیوں کو اور فرشتوں کو کرتا ہوں اور مقتدی یوں سمجھے کہ سلام امام کو اور ادھر اُدھر کے مقتدیوں اور فرشتوں کو کرتا ہوں! در التحیات کے واسطے اس طرح پر عورت بیٹھے کہ دونوں پاؤں داہنی طرف سے نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھ جائے اور جو نماز تین یا چار رکعت کی ہے دو رکعت کے پیچھے التحیات پڑھ کے کھڑا ہو کے تیسری یا چوتھی رکعت نری الحمد سے پڑھ کے آخر کی التحیات کے پیچھے درود دُعا پڑھ کے سلام پھیرے۔ نمازی نماز میں سیدھا کھڑا ہے اور بوجھ دونوں پاؤں پر برابر رکھے اور دونوں کے بیچ چار انگل فاصلہ[1] رکھے بہت چوڑا اور بہت تنگ نہ کرے اور اور نظر سجدے کی جگہ پر رکھے اِدھر اُدھر نہ دیکھے اور امام کی متابعت ہر بات میں کرے یعنی رکوع یا قومہ یا سجدہ یا جلسہ میں امام سے جلدی نہ کرے کہ بہت گناہ ہے اور جو کوئی امام سے جلدی کرے گا سر اس کا گدھے کا سا ہوگا اور قومہ جلسہ کو خوب ادا کرے نہیں تو بڑا گنہگار ہوگا بلکہ خدا کے چوروں میں لکھا جائے گا۔ اور نمازی کو لائق ہے کہ نماز میں دل خدا کی طرف متوجہ رکھے ادھر اُدھر نہ لیجائے یہ بہت برا ہے اور جو خدا توفیق دے بعد سلام کے آیتہ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور تینتیس ۳۳ بار الحمدللہ اسی قدر اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار پھر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک بار پڑھے اور جناب الٰہی میں دعا مانگے اور وظیفہ اور دعائیں حدیث شریف میں بہت ہیں۔ جو چاہے پڑھے۔ جو کوئی امام کو رکوع میں پاوے نیت کر کے کھڑا ہو کے اللہ اکبر کہہ کے دوسری بار اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں شریک ہو جاوے اور جو کھڑا ہو کے ایکبار اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا تو بھی نماز میں داخل ہوا اور نماز صحیح ہوئی پر بعض علماء نے جب تک دو مرتبہ اللہ اکبر نہ کہے۔ صحیح نہیں رکھا ہے اور جو نیت کرے اللہ اکبر جھک کے رکوع کے نزدیک

[1] اسی طرح در مختار میں ہے۔ ۱۲

ہو کے کہا نماز صحیح نہ ہوئی سب علماء کے مذہب میں اگر فرض نماز قضا ہو اور دوسری نماز
کا وقت آجاوے یا وتر قضا ہو اور فجر کی نماز کا وقت آوے واجب ہے کہ پہلے
قضا نماز پڑھ کے پیچھے اس کے ادا پڑھے اور دو چار نمازیں قضا ہوں تو
واجب ہے کہ ترتیب سے پڑھے یعنی پہلے صبح کی پھر ظہر کی اسی طور آخر تک اگر ایک نماز قضا
ہو اور اس کی یاد پر دوسرے وقت کی پڑھے ادا نماز صحیح نہ ہوئی۔ اگر قضا نماز یاد ہے
اور وقت ادا کا تنگ ہے دونوں نمازیں نہیں پڑھ سکتا۔ چاہیئے کہ اول نماز ادا پڑھے
پیچھے اس کے قضا پڑھے اور جو قضا نماز بھول گیا اور ادا پڑھ لی تو بھی جائز ہے۔ بعد
اس کے قضا پڑھے اور جو کسی شخص نے چھ نمازیں قضا کیں اب ساتویں اس کی یاد پر
پڑھنی جائز ہے۔ جب ان چھیوں کو پڑھ چکے گا پھر صاحب ترتیب ہو جائیگا۔ اگر بعد اس
کے ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوں پہلے اُن کو پڑھ کے تب وقت
کی نماز پڑھے اور جو چھ قضا ہوویں پھر ترتیب ساقط ہوئی پھر جب ان چھیوں کو پڑھ
لیا صاحب ترتیب ہو گیا۔ اگر نمازی نماز کے اندر کچھ بات بول اٹھے جان کے
یا بھول کے یا کسی کو سلام کرے یا جواب سلام کا دے زبان سے یا کھاوے یا پیوے
یا آواز کرے یا روو ے درد مصیبت سے یا اُف آہ کرے یا اُخ اُخ کرے یا کھانسے یا چھینکنے
والے کو کہے کہ یرحمک اللہ یا کسی نے اپنی خبر نیک یا خوشی کی بات کہی اور اس نے
اُسے جواب میں کہا۔ سُبحان اللہ یا اَلحمدُ لِلّٰہِ یا کسی نے اپنے غم مصیبت کی بات کہی اور
اس نے اُسے جواب میں کہا لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یا کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ
یا نماز میں قرآن ایسا غلط پڑھا جس سے معنی اور ہو گئے یا اپنے امام کے سوا کسی اور
کو غلطی بتائی یا نماز میں قرآن بھول گیا اور اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کے بتلانے
سے لقمہ لے لیا۔ نجاست پر سجدہ کیا یا قبلے کی طرف سے چھاتی اس کی پھر گئی یا
نماز میں کوئی فرض بے عذر ترک کیا یا سجدے میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھائے
یا نماز میں قرآن دیکھ کے پڑھا یا نماز میں امام کے آگے کھڑا ہو گیا نماز اس کی
ان سب صورتوں میں باطل ہوئی یعنی ٹوٹ گئی اور جاتی رہی پھر نماز پڑھے اور جو نماز

کے اندر عمل کثیر کیا نماز ٹوٹی ۔ عمل کثیر وہ ہے کہ جو کام دونوں ہاتھوں سے ہوا کرتا ہے۔ اگر نمازی نے اسی کام کو دونوں ہاتھ سے کیا یا ایک ہاتھ سے کیا نماز ٹوٹی اگر نماز میں مسکرایا بغیر آواز کے نہ وضو جائے نہ نماز اور جو آواز سے ہنسا پر اسی نے سنا غیر نے نہ سنا ایسی ہنسی سے نماز جاتی ہے پر وضو میں خلل نہیں ہوتا اور جو کھل کھلا کے ہنسا تو اور غیروں نے سنا وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی اگر قصد کر کے وضو توڑے نماز فاسد ہوئی اگر تین بار ایک رکن کے اندر نماز میں بدن کُھل گیا نماز فاسد ہوئی ۔

مکروہات نماز کے بہت ہیں یعنی ضروری بیان ہوتے ہیں اگر واجب نماز کا ترک کیا نماز مکروہ تحریمی ہوئی یعنی بہت مکروہ ہوئی واجب ہے کہ ایسی نماز پھر پڑھے اور جو سنت مؤکدہ ترک کی تو بھی پھر پڑھے اور جو مستحب ترک کیا نماز صحیح ہے پر تھوڑا سا ثواب کم ہوا نماز میں حرکت عبث یعنی بے فائدہ کرنی مکروہ ہے لیکن اگر تھوڑی ہو اور جو بہت ہے تو نماز فاسد ہوتی ہے ۔ نماز میں ماتھے کی مٹی پونچھنی مکروہ ہے اور کپڑے کو مٹی سے بچانے کے لئے اٹھانا مکروہ ہے اور کپڑے کو کاندھے پر ڈال کے دونوں طرف سے لٹکانا یا کرتہ پاجامہ پہن کے بند اس کے آگے نہ باندھنے مکروہ ہیں ۔ ننگے سر نماز پڑھنی مکروہ ہے سر پر بالوں کا جوڑا باندھ کے نماز مکروہ ہے بلکہ ثواب یوں ہے کہ بالوں کو نماز کے وقت کھول دے تو وہ بھی سجدہ کریں ماتھے کے آگے سے مٹی کنکر دور کرنی مکروہ ہے جو سجدہ ہو سکے اور جو نہ ہو سکے ایک بار یا دو بار دور کرے تین بار نہ کرے **انگلیاں** نماز میں چٹخانی مکروہ ہیں نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا یا آسمان کی طرف دیکھنا یا ہلنا داہنی طرف یا بائیں طرف اور جماہی یعنی انگڑائی توڑنی زمین پر سجدہ کرنے میں بازو ڈالنے یا پیٹ سے ران ملانی مکروہ ہے اور مرد کو لال زرد کپڑوں سے یا ریشمی کپڑوں سے یا گیروی پگڑی سر پر باندھ کے ٹڑی کھول کے نماز مکروہ ہے اور جن کپڑوں میں آدمی یا جانور کی مورت ہو ان سے نماز پڑھنی مکروہ ہے اور نمازی کے آگے سے گذرنا بہت بڑا گناہ ہے اس لئے نمازی کو لازم ہے کہ جس جگہ رستہ چلتا ہو نماز نہ پڑھے بلکہ ایک لکڑی اپنے آگے کھڑی کر کے پڑھے نماز میں کھانسنا خوب نہیں جب تک زور نہ کرے تا چاری کو

معاف ہے جس وقت کہ بھوک غالب ہو اور کھانا بھی تیار ہو اور وقت بہت ہو یا انسان کو
احتیاج مکان ضرور یا پیشاب کی ہو نماز مکروہ ہے اول خاطر جمع کر کے نماز پڑھے جو نماز
نماز مکروہ ہو وہ پھیر کے پڑھنا خوب ہے تاکہ کے عذاب سے چھوٹے اور جو نہ پڑھے
تو فرض سر سے اترا پر تقصیر وار ہوا۔ اگر انسان ایسا بیمار ہو کہ کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کے نماز
پڑھے اور رکوع وسجود کرے اور جو رکوع وسجود بھی نہ کر سکے دونوں کے واسطے اشارہ
کرے پر رکوع کے واسطے سر تھوڑا سا جھکا دے اور سجدے کے واسطے بہت جھکا دے اور بیٹھنے
کی طاقت نہ ہو لیٹ کر نماز اشارے سے پڑھے چت لیٹے اور کعبے کی طرف منہ کرے
اور جو ایسا بیمار ہو کہ اشارے کے واسطے سر اٹھا نہیں سکتا۔ نماز موقوف رکھے جب تک
حق تعالیٰ سر اٹھانے کی طاقت نہ دے جب سر اٹھانے کی طاقت آوے نماز شروع
کرے اور بعضے علما نے کہا ہے جسے طاقت سر اٹھانے کی نہ ہو وہ دل میں نیت کر کے
دل سے نماز پڑھے اور پلکوں سے اشارے رکوع وسجدوں کے کر لے غرض نماز نہ
چھوڑے کہ چھوڑنا نماز کا بہت بڑا فعل ہے قیامت کے دن بے نمازی کو بہت سخت
عذاب ہوگا

ف بیان قصر نماز کا سفر میں

اگر انسان تین منزل یا زیادہ سفر کا ارادہ کر کے اپنے گھر سے نکلے اور عمارت شہر کی سے
باہر ہو اب یہ شخص مسافر ہوا چار رکعت فرض کو دو رکعت پڑھے یعنی ظہر عصر عشار کی نماز
دو رکعت پڑھا کرے اور فجر مغرب کی نماز پوری پڑھے کم نہ کرے اور جو مسافر[1] امام
ہو اور مقتدی مقیم ہو مسافر اپنی دو رکعت نماز پڑھ کے سلام پھیرے اور مقیم مقتدی کھڑا ہو
کے دو رکعت باقی پڑھ کے سلام پھیرے اگر مسافر اپنے گھر آیا۔ اب سفر تمام
ہوا چاروں رکعت آ کے گھر میں پڑھے اور جو راہ مسافر نے کسی شہر میں یا کسی گاؤں میں
پندرہ دن یا پندرہ سے زیادہ رہنے کا ارادہ کیا تو بھی چار رکعت پڑھا کرے
جب اس مکان سے سفر کرے گا پھر دوگانہ پڑھے گا مسافر سنتوں کو کم نہ کرے پر جو
راہ میں چلا جاتا ہو اور سنت پڑھنے کی فرصت نہ ہووے سنت موقوف

[1] اور جو مسافر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے وہ ظہر عصر عشار میں چاروں رکعت پڑھے کم نہ کرے ۱۲۔

کرے اور فرض پڑھ لے۔

نماز جمعہ کی فرض ہے دو رکعت جماعت سے شہر میں اکیلے صحیح نہیں گاؤں میں بھی صحیح نہیں جمعے کے فرض پڑھنے سے ظہر کی نماز سر سے اتر جاتی ہے نیت یوں کرے نماز کرتا ہوں دو رکعت فرض اس جمعے کے واسطے اتارنے فرض ظہر کے میرے سر سے خالصاً للہ تعالیٰ اِقْتَدَیْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط جمعے کے دن بعد دوپہر کے وقت اذان کے خرید و فروخت حرام ہے تیاری نماز کی کرے اور دنیا کے کاروبار موقوف کرے جب امام خطبہ پڑھے سب اس کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنیں اول سے آخر تک خطبے کے باتیں نہ کرے اور نماز سنت و نفل نہ پڑھیں چپ بیٹھے رہیں جب نماز ختم ہووے سب خرید و فروخت جائز ہوئی جمعے کے دن شہر میں ظہر کی نماز جماعت سے مکروہ ہے امام اعظم رح کے مذہب میں وتر کی نماز اور دونوں عیدوں کی واجب ہے اور علماء کے مذہب میں یہ تینوں نماز سنت مؤکدہ ہیں۔ عید الفطر کی سنت یوں ہے۔ پہلے کچھ کھاوے[1] اور مسواک کرے اور غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو اگر میسر ہو لگاوے اور صدقۂ فطر کا فقیروں کو دے کے عیدگاہ کو نماز کے واسطے جاوے اور راہ میں آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا چلا جاوے جب عیدگاہ میں پہنچے موقوف کرے تکبیر یہ ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط وقت نماز عیدین کا اشراق کے وقت سے دوپہر تک ہے عیدین کی نماز یوں پڑھے نیت کر کے تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھے جب پڑھ چکے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کے اللہ اکبر کہہ کے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ[2] اٹھا کے اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھا کے اللہ اکبر کہہ کے ہاتھ باندھ لے اور دوسری میں جب قرأت پڑھ چکے اسی طرح تین بار اللہ اکبر کہہ کے پھر ہاتھ تیسری بار نہ باندھے بلکہ چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کے رکوع کرے۔ عید الضحیٰ کے دن بھی یوں

[1] شیرینی یا چھوہارے ۱۲ [2] اور ہر دو تکبیروں زوائد میں اتنا ٹھہرے کہ تین بار سبحان اللہ کہہ سکے ۱۲

ہی کرے جیسے عید الفطر میں ہے پر پہلے نماز سے کچھ نہ کھلائے۔ بلکہ نماز عید کے بعد اپنی کی ہوئی قربانی میں سے کھاوے اور راہ میں تکبیر پکار کے پڑھتا چلے اور دونوں عیدوں میں بہتر یوں ہے کہ جاوے ایک راہ سے اور آوے دوسری راہ سے نانویں تاریخ ذی الحجہ کی سے تیرھویں تاریخ عصر کی نماز تک ایک[1] بار پیچھے ہر نماز فرض کے پکار کے کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ[2]

بیان جنائز کا مردہ مسلمان کو غسل دینا اور گور و کفن کرنا اور نماز جنازے کی پڑھنا فرض کفایہ ہے جو بعضے مسلمان بھی یہ کام کرلیں گے سب کے سر سے اتر جائے گا۔ اور جو کسی نے نہ کیا جس جس کو مردے کا احوال معلوم ہوگا سب گنہگار ہوں گے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی موت یاد رکھے۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ جو کوئی ہر روز بیس بار موت کو یاد کرے گا درجہ شہادت کا پاوے گا اور لازم ہے کہ جو کسی کا دین یا حق اس پر آتا ہو یا نماز یا روزہ یا کفارت قسم کی یا اور کچھ اس کے ذمے ہو ان سب چیزوں کو لکھ کے اپنے پاس رکھے کہ اگر اچانک موت آوے اس کے پیچھے۔ اس کے وارث ادا کریں۔ جب انسان مرنے لگے اس کے پاس والے کلمہ اور سورہ یاسین پڑھیں۔ جب مر جائے جلدی جلدی غسل کفن کر کے نماز جنازے کی پڑھ کے دفن کریں اور صبر کریں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ[3] کہیں روتا چلانا اور ہائے ہائے کرنا اور بال نوچنا اور پیٹنا حرام ہے بلکہ حضرت نے ایسے لوگوں پہ لعنت کی ہے لیکن فقط دل سے غم کرنا اور آنسوں سے آہستہ آہستہ رونا مضائقہ نہیں۔ اگر بغیر جنازہ مردے کو دفن کیا تین دن کے اندر نماز اس کی گور پر پڑھیں نماز جنازے کی یوں ہے کہ پہلے نیت کرے نماز پڑھتا ہوں میں اس جنازے کی ثنا واسطے اللہ کے درود واسطے پیغمبر صلعم کے اور دعا واسطے میت کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ

---

[1] اگر نماز جماعت سے پڑھے تو تکبیر تشریق واجب ہے ۱۲ [2] اللہ کے واسطے ہے سب تعریف ۱۲۔

[3] ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم کو پھر اسی طرف جانا ہے ۱۲۔

اور دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائے اور باندھ لے پھر ہاتھ نہ اٹھاوے اور پڑھے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اللہ اکبر کہہ کے پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ تیسری بار اللہ اکبر کہہ کے اگر جنازہ بالغ کا ہے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اور جو میت لڑکا ہے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور جو لڑکی ہو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پھر چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کے دونوں طرف سلام پھیرے جو بچہ پیدا ہو کے روئے یا حرکت کرے کہ جینا اس کا معلوم ہو اس پر نماز پڑھیں اور جو بچہ مردہ پیدا ہو غسل دے کے کپڑے میں لپیٹ کے دفن کر دیں نماز نہ پڑھیں جس عورت کا خاوند مرے اس عورت پر واجب ہے کہ چار مہینے اور دس روز تک صبر کرے یعنی بناؤ سنگار موقوف کرے مہندی چوڑی سرخ زعفرانی کپڑا استعمال نہ کرے سر میں تیل آنکھوں میں کاجل نہ لگاوے اور خاوند کے گھر سے باہر نہ جاوے اور جو کوئی کاروبار کرنے والی ہووے رات کو نہ لاچاری کو دن میں باہر جایا

سلہ اے صاحب ہمارے بخشدے زندوں ہماروں کو اور مردوں ہماروں کو اور ان کو جو حاضر ہیں اور غائب اور چھوٹوں کو اور بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور عورتوں کو اے اللہ جس کو زندہ رکھے تو ہم سے قائم رکھ اُسے اسلام پر یعنے فرمانبردار رکھ اپنا اور جو مارے تو ہم سے مار اس کو ایمان پر یعنی اس کا خاتمہ ایمان پر ہو تیری مہر سے اے سب مہر کرنے والوں سے زیادہ مہر کرنے والے ۱۲ سلہ اے اللہ کر اُسے ہمارے واسطے امیر منزل (اُسے کہتے ہیں کہ جو پہلے منزل پر جا کر سب سامان درست کرے) اور کر اسے ہمارے واسطے اجر اور ذخیرہ اور کر اسے ہمارے واسطے سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا ۱۲ -

کرے اور رات کو اسی گھر میں رہا کرے اگر چوروں کا رات کو خطرہ ہو یا گھر گر جائے
یا کوئی زبردستی اسے گھر سے نکالے لاچاری کو کسی اور گھر میں جا کے سوگ کرے پر
صبر سے بیٹھی رہے پیٹنا چھپٹنا[1] حرام ہے۔ جب چار ماہ دس روز ہولیں سوگ دور کرے
یعنی مہدی اور خوشبو لگاوے اور جو خاوند کے سوا کوئی اور مرد مر جاوے باپ بھائی یا
بیٹا یا اور کوئی تین دن تک سوگ کرنا جائز ہے۔ واجب نہیں ہے چاہے کرے
چاہے نہ کرے اور تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے قبرستان میں زیارت
کے واسطے جانا ثواب ہے پر قبروں کو دیکھ کے اپنی موت یاد کرے اور خدا سے
اپنے واسطے اور مردوں کے واسطے دعا رحمت اور بخشش کی مانگے اور الحمد اور قل ہو اللہ
احد الھکم التکاثر اور کچھ کلمہ پڑھ کے ان کو ثواب بخشے اول قبرستان جا کے یہ دعا پڑھے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ[2]
اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ
يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنَّا وَالْمُتَأَخِّرِيْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ
يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ اور جو عبادت خدا کی واسطے
کرے نماز نفل یا روزہ یا حج یا فقیروں کو کھلانا یا پانی پلانا اور اس عبادت کا ثواب
مردے کی روح کو بخشے اسے ثواب پہنچتا رہے پر جو نیت اس عبادت میں خدا کے
واسطے نہ کی جیسا بعضے جاہل پیروں کے نام بکرا یا مرغا پال کے نیاز کرتے ہیں۔ ایسی
نیاز کچھ کام کی نہیں ایسی باتوں سے پیر ناخوش ہوتے ہیں اور یہ لوگ بڑے
گنہگار ہوتے ہیں بلکہ ایسے بکرے یا مرغے کا گوشت بعضے علماء نے حرام لکھا ہے خدا
ان بلاؤں سے مسلمانوں کو بچاوے قبروں کو سجدہ کرنا حرام ہے اور ان کے
گرد قربان ہونا منت ان کی ماننی اور روشنی ان کی کرنی اور ان سے دعا مانگنی
سخت زبون ہے بلکہ ان کے نام پر بیڑیاں پہننی ڈورے ڈالنے بھی برا ہے اور سر پر

۱ چھپٹنا قصبات شاہجہان آباد میں کوٹنے کو کہتے ہیں ۲ سلام ہووے تم پر اے قبر والو مسلمانو اور مومنو تم ہم سے آگے
پہنچے ہو اور ہم تم سے پیچھے اور ہم اگر چاہے خدا تم سے ملنے والے ہیں ۳

رحم کرے اللہ اگلوں پر ہمارے سے اور پچھلوں پر ہم مانگتے ہیں اللہ سے اپنے واسطے اور تمہارے واسطے عافیت بخشے اللہ ہم کو اور تم کو اور رحم کرے ہم پر اور تم پر ۱۲

بال چوٹی ان کے نام پر رکھنی بھی نہایت برا ہے یہ رسمیں جاہلوں کی ہیں ۔ حق تعالےٰ نجات دے جسے دعا اولیاء کے وسیلے سے منظور ہو یوں کہے یا اللہ میری مراد فلانے ولی کی طفیل سے بر لا اور یوں نہ کہے یا پیر میری مراد بر لاؤ اور نیاز یوں کرے یا اللہ میرا بیٹا ہو تیرے نام کا فقیروں کو کھانا کھلاؤں اور ثواب اس کا فلانے ولی کی روح کو بخشوں یوں نہ کہے یا پیر تو مجھے بیٹا دے گا تیری نیاز کروں گا ایسی باتیں بہت بری ہیں خدا نیک عمل کی توفیق دے شب برات کو مردوں کی گور پر چراغ جلانے بلکہ ہر وقت حرام ہیں اولیاء کی گور ہو یا شہید کی یا کسی اور کی اور لال دھاگے یاسن باندھ کے مردوں کی فاتحہ دیئی بیہودہ بات ہے جسے فاتحہ دینی منظور ہو ۔ کھانا پانی خدا کے واسطے محتاجوں کے تئیں دے کے ثواب مردے کو بخش دے یہ زیادہ بکھیڑا بے وقوفی ہے اور شب برات کو گھروں کے اندر بہت چراغ جلانا اور آتشبازی چھوڑنا حرام ہے ۔ کیونکہ یہ رات بزرگ ہے اس رات میں عبادت کرے بدعتوں سے دور رہے ۔

بیان زکوٰۃ اور صدقہ فطر کا تیسرا رکن اسلام کا زکوٰۃ ہے اور وہ فرض ہے ۔ اگر کوئی زکوٰۃ فرض نہ جانے وہ کافر ہے اور جس پر فرض ہے اور ادا نہ کرے قیامت کے دن اس کا مال سانپ بن کے اس کے گلے میں طوق ہوگا اور سونا چاندی دوزخ میں گرم کر کے اس کے بدن پر داغ دیں گے زکوٰۃ فرض ہے مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب وہ مالک نصاب کا ہو اور وہ نصاب کاروبار ضروری سے بچ رہے اور نصاب پر ایک برس پورا گذرے یعنی غلام پر زکوٰۃ نہیں اور لڑکے اور دیوانے کے مال میں بھی زکوٰۃ فرض ہے ان کی طرف سے والی ان کا دیوے اور جس کے پاس مال نصاب سے کم ہو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جس کے پاس مال نصاب بھر ہو اور وہ اتنا یا اس سے زیادہ قرضدار ہو ۔ اس پر زکوٰۃ نہیں رہنے کے گھروں میں پہننے کے کپڑوں میں خدمت کے غلاموں میں سواری کے جانوروں میں لڑائی کے ہتھیاروں میں کسب کے اوزاروں میں پڑھنے کی کتابوں میں اور جونسی چیزیں کاروبار میں آتی ہیں جیسے تو تغاری پکانے کے برتن ان میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے جس مال میں زکوٰۃ فرض ہے وہ مال تین قسم کا ہے ۔ ایک

قسم نقدی یعنے سونا چاندی خواہ روپیہ اشرفی ہو یا زیور یا پترے سونے کے یا چاندی کے
ہوں نصاب چاندی کے دو سو درم ہیں جن کی باون تولہ اور چھ ماشے چاندی ہوتی ہے جسے
حق تعالےٰ دے اور کھا پی کے اتنی چاندی اس کے پاس بچے اور برس دن اس پر گذرے
چالیسواں حصہ فرض جان کے خدا کی راہ میں دے اور نصاب سونے کی بیس مثقال ہے
جس کا سات تولے اور چھ ماشے سونا ہوتا ہے جس کے پاس اتنا سونا کار و بار ضروری
سے بچ رہے اور برس اس پر گذرے چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے نیت زکوٰۃ میں
ضروری ہے بغیر نیت کے ادا نہیں ہوتی جس پر زکوٰۃ فرض ہو۔ چالیسواں حصہ جدا کرے
اُسے زکوٰۃ فرض جان کے جدا کر رکھے اور فقیروں کو دے اور جو جدا نہ کرے۔ جب کسی
فقیر کو کچھ دے اس وقت جی میں سمجھ لے کہ زکوٰۃ فرض ادا کرتا ہوں۔ اگر نیت زکوٰۃ کی نہ
کی اور سارا مال بانٹ دیا زکوٰۃ سر سے اتر گئی اور جو کچھ مال رکھا۔ فقیروں کو دیا اور نیت زکوٰۃ
کی نہ کی بعضے علماء نے کہا ہے سارے مال کی زکوٰۃ اُس پر لازم ہے۔ اور بعضوں
نے کہا ہے کہ جتنا مال بانٹا اس کی زکوٰۃ سر سے اتر گئی۔ جتنا رہا اس کی زکوٰۃ دے
دوسری قسم مال زکوٰۃ کی یہ ہے کہ سوداگری کے واسطے کپڑا یا غلہ یا اور کچھ خریدا اور
جب ایسے مال پر برس روز گذرے اس کی قیمت کرے اگر باون تولہ چھ ماشہ
چاندی یا اس سے زیادہ قیمت اُس کی ٹھہرے۔ چالیسواں حصہ زکوٰۃ
دے۔ تیسری قسم مال زکوٰۃ کی جانور ہیں یعنی اونٹ گائیں بکریاں نر مادہ ملی جلی اگر
سارے برس یا آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چکا کریں زکوٰۃ ان پر واجب ہے۔
اونٹ کی زکوٰۃ کے سارے مسئلے بیان نہیں کئے جاتے۔ تیس گائے بیلوں
سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ جب تیس پورے ہوں اور برس روز ان پر گذرے
ایک تبیعا یعنی پڑیا یا پروا برس دن سے زیادہ کا۔ دو برس سے کم کا دے۔
جب چالیس ہوں ایک مسنا یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے کم کی
پڑیا یا پروا دیوے۔ جب ساٹھ ہوں دو تبیعے دیوے جب ستر ہوں ایک
مسنا اور ایک تبیعا جب اسی ہوں دو مسنے جب نوے ہوں تو تین تبیعے جب سو

ہوں دو تبیعے اور ایک مُسِنّہ دیوے۔ اسی طور سے ہر ایک تیس میں تبیعہ اور ہر چالیس میں مُسِنّہ دیا کرے۔ گائے بھینس کی زکوٰۃ ایک طور پر ہے۔ چالیس بکری سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب چالیس پوری ہوں اور برس روز اُن پر گذرے ایک بکری دے ایک سو بیس تک جب ایک سو اکیس ہوں دو بکری زکوٰۃ دے دو سو تک جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تین بکریاں دے ایک کم چار سو تک جب چار سو پوری ہوں چار بکریاں دے پھر ہر سو میں ایک بکری دیا کرے بھیڑ بکری کی زکوٰۃ ایک ہی طور پر ہے۔ زکوٰۃ میں چاہیے ایک بکری دے چاہے بکرا دے چھوٹے بڑے جانور سب گن کے زکوٰۃ دے۔ زکوٰۃ مسلمانوں کو دے کافروں کو نہ دے فقیروں کو دے دولتمندوں کو نہ دے۔ دولتمند وہ ہے کہ مالک نصاب ہو اور جو نصاب سے کم مال اسکے پاس ہو زکوٰۃ اسے دینی جائز ہے۔ زکوٰۃ اپنے ماں باپ کو اور اپنی اولاد کو نہ دے اور عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو نہ دے اور اپنے غلام باندی کو نہ دے اور زکوٰۃ کا پیسہ سید ونکو نہ دے۔ سوا زکوٰۃ کے اور جو کچھ ہو ادب سے گذرانے اگر چچا بھائی اور قرابت والے محتاج ہوں زکوٰۃ ان کو دینی بہت ہی خوب ہے۔

صدقہ فطر کا۔ جو شخص مالک نصاب کا ہو عید کے دن صدقہ فطر کا دینا اُسپر واجب ہے جتنے گھر کے آدمی ہوں ہر ایک کی طرف سے ڈیڑھ سیر گندم یا چار سیر جو فقیروں کو دیکے عید کی نماز کو جائے مگر اپنی جورو کی طرف سے اور بیٹا اور بیٹی بالغوں کی طرف سے دینا ضرور نہیں وہ اپنے پاس سے صدقہ دیویں اگر مالک نصاب کے ہوں۔ پر غلام باندی کی طرف سے دے جس نے صدقہ فطر عید کے دن نہ دیا جب چاہے دے۔ جو کوئی کسی کے گھر اُترے تین دن تک ضیافت اس کی کرنی سنت ہے۔ سوال کرنا بغیر نہایت محتاجی کے حرام ہے۔ جو شخص مالک نصاب کا ہے عید اضحٰے کے دن قربانی اس پر واجب ہے۔ بکری برس دن کی یا زیادہ کی۔ یا گائے دو برس کی یا زیادہ کی۔ یا اونٹ پانچ برس کا یا زیادہ کا ذبح کرے اور جو سات آدمی اونٹ یا گائے میں شریک ہو کر قربانی کریں۔ جائز ہے اگر سب کی غرض قربانی کی ہو۔ قربانی فربہ بے عیب ذبح کرے۔ قربانی عید کی نماز سے پہلے جائز نہیں ہے۔ عید کی نماز سے پیچھے ذبح کرے۔ تین دن تک ذبح درست ہے۔ دسویں گیارہویں بارہویں

سلہ اور جب تداخل نصابوں کا ہو جیسے ایک سو بیس میں مختار ہے چاہے تین مسنے دے یا چار تبیعے ۱۲ سلہ یعنی نصف صاع جس کا ایک سو چھتیس تولہ چھ ماشہ وزن ہوتا ہے لکھنو کی تول سے ڈیڑھ سیر ایک چھٹانک ۱۲ سلہ یعنی صاع کامل کہ جس کا وزن دو سو بہتر تولہ ہوتا ہے لکھنو کی تول سے تین سیر نو تولے ۱۲ سلہ اور اگر دیوے تو بلا شبہ ادا ہو جاتا ہے ۱۲ سلہ اور اگر بعض کی غرض نرا گوشت ہو۔ جیسے مثلاً قصاب شریک ہو محض گوشت کے واسطے تو جائز نہیں ۱۲۔

بارھویں۔ اگر تین دن کے اندر قربانی نہ کی تو جتنی قربانی یا اس کی قیمت ہو فقیر کو دے۔ صدقہ فطر کا اور اضحے کا ہر صاحب نصاب پر واجب ہے۔ نصاب پہننے والی چیز ہو یا نہ ہو جیسے کپڑا پہننے سے یا گھر رہنے سے زیادہ ہو اور قیمت اس کی نصاب ہو۔ اور نیت تجارت کی نہ ہو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ جب نیت تجارت کی اس میں ہوگی اور برس بھی اس پر گذرے گا۔ **بیان روزہ رمضان کا**۔ چوتھا رکن اسلام کا روزے رمضان شریف کے ہیں۔ جو کوئی فرض نہ جانے وہ کافر ہے اور جس پر فرض ہوں اور نہ رکھے بڑا گنہگار ہے۔ نیت روزے میں فرض ہے بغیر نیت کے صحیح نہیں ہے۔ ہر رات نیت کیا کرے وقت نیت کا ساری رات ہے۔ صبح کی نماز سے پہلے سب علماء کے مذہب میں لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک جس نے نیت روزے کی رات میں نہ کی دن میں دوپہر سے پہلے کرے اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو اور دوپہر سے پیچھے نیت کسی کے مذہب میں صحیح نہیں ہے۔ اگر کسی نے چاند رمضان شریف کا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور قاضی نے اس کی بات پر اعتبار نہ کیا اور شہر والوں کو روزے کا حکم نہ کیا۔ اس چاند دیکھنے والے پر روزہ رکھنا واجب ہوا۔ اور عید کا چاند اپنی آنکھوں سے دیکھا اور قاضی نے اس کے کہنے سے عید نہ کی اس شخص کو روزہ افطار کرنا جائز نہیں۔ بلکہ سب مسلمانوں کے ساتھ عید کرے۔ اور جو دونوں صورتوں میں اس نے روزہ نہ رکھا۔ قضا اس روزے کی اُس پر واجب ہے۔ کفارہ واجب نہیں ہے جس نے رمضان کے روزے میں قصداً کھایا۔ یا پیا۔ یا جماع قصداً کیا۔ روزہ اس کا ٹوٹا اور اس پر قضا اس روزے کی واجب ہوئی۔ اور کفارہ یعنی گنہگاری بھی واجب ہوئی۔ ایک بردہ آزاد کرے اور اگر بردہ میسر نہ ہو تو دو مہینے متواتر روزے رکھے۔ اگر کوئی روزہ دو مہینے میں عذر سے یا بغیر عذر کے ٹوٹ گیا پھر نئے سرے سے دو مہینے کے روزے رکھے۔ پر جو عورت نے حیض و نفاس کے عذر سے دو مہینے کے اندر کوئی روزہ کھایا مضائقہ نہیں۔ اور جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ فقیروں کو کھانا دیوے۔ ایک ایک کو اتنا دیوے جتنا صدقہ فطر میں دیتا ہے۔ اور جو رمضان کے سوائے کوئی اور روزہ رکھے اور توڑ دیوے تو کفارت نہیں ہوتی۔ بلکہ قضا واجب ہے۔ اور رمضان کا روزہ خطا سے توڑا یعنی کلی کرتے ہوئے بے قصد حلق میں پانی اُتر گیا۔ یا کسی نے اُسے گرا کے زور سے حلق میں پانی یا کچھ اور ڈال دیا۔ یا کان میں یا ناک میں دارو ڈال دی یا

جو چیز دوا۔ غذا نہیں۔ جیسے کنکر۔ مٹی وغیرہ کھائی قصد کر کے۔ یا منہ بھر کے قے کی۔ یا رات خیال کر کے کھانا سحری کا کھایا۔ یا پیچھے معلوم ہوا کہ رات نہ تھی بلکہ صبح صادق ہو گئی تھی۔ یا اس نے خیال کیا کہ دن آخر ہو گیا ہے اور افطار کا وقت ہو گیا۔ یہ بات دھیان کر کے روزہ کھولا۔ پیچھے دن نکل آیا۔ یا سوتے آدمی کے حلق میں پانی جا پڑا۔ ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹا اور قضا اس کی واجب ہوئی۔ پر کفارہ واجب نہیں۔ اور جو روزہ بھول گیا اور بھول کر کھایا یا پیا۔ یا جماع کیا۔ یا غسل کی حاجت ہوئی۔ یا بدن پر تیل ملا۔ یا آنکھوں میں سُرمہ ڈالا۔ تو بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ روزے میں غیبت یعنی کسی کا گلہ کرنا اور کسی کو گالی دینا اور بُرا کہنا نہایت بد ہے۔ ثواب روزے کا جاتا رہتا ہے۔ بلکہ روزہ دار کو لائق ہے کہ روزے کو پاک اور صاف رکھے اور حلال چیز سے افطار کرے اور عبادت میں مشغول رہے۔ جھوٹ، دغابازی موقوف کرے۔ اِس مہینے مبارک کو غنیمت سمجھے۔ ایک عبادت اس کی ستر ماہ کے برابر ہے۔ فقیر غریب کی خدمت غنیمت جانے۔ اور صدقہ فطر کا عید کے دن نہایت خوشی سے ادا کرے۔ تو روزے اُس کے مقبول ہوں۔ اور مسافر کو روزہ رمضان کا کھانا جائز ہے۔ اور جو روزہ رکھیں تو بھی جائز ہے مگر جس کو روزہ رکھنے سے مرنے کا اندیشہ ہو تو اُسے روزہ رکھنا گناہ ہے۔ جس مریض مسافر نے روزے رمضان کے کھائے اور وہ اسی مرض میں مر گیا۔ گنہگار نہیں اور جو بیمار چنگا ہو کے مرا۔ یا مسافر مقیم ہو کے مرا۔ جتنے روز چنگا ہو کے جیتا رہا۔ یا مسافر مقیم ہو کے جیتا رہا۔ اتنے دنوں کی قضا واجب ہوئی۔ جیسے دس روزے بیماری یا سفر میں کھائے۔ پھر اچھا ہو کے یا مقیم ہو کے پانچ دن جیا۔ اب اس پر پانچ روزہ قضا واجب ہوئی۔ اگر قضا نہ کی وارث پر واجب ہے۔ کہ ہر روزے کے بدلے دو سیر گندم[1] یا چار سیر جَو فقیروں کو دے۔ اگر دنیا میں وارث پر لازم ہے کہ مردہ کہہ مرا ہو اور بغیر کہے وارث نے اگر دیا تو بھی صحیح ہے۔ قضا رمضان کی چاہے یک لخت رکھے چاہے فرق سے رکھے لیکن کفارہ یکلخت واجب ہے۔ جو شخص نہایت بڈھا ہوا اور طاقت روزے کی نہ رہے۔ روزہ نہ رکھے اور عوض ہر روزے کے برابر صدقہ فطر فقیروں کو دے پھر طاقت اگر روزے کی آجائے ان روزوں کو قضا کرے۔ جو عورت حمل سے ہو۔ یا دودھ پلاتی ہو۔ اگر روزہ رکھنے سے اس کے بچے کو ایذا ہو۔ روزہ کھاوے اور قضا روزے کی اس پر واجب

[1] شاہجہان آباد کے وزن سے حساب کیا ہے ۱۲

ہے۔ جو عورت حیض نفاس والی روزہ کھاوے۔ جب پاک ہووے قضا اس کی کرے۔ جو کوئی عید اضحٰے کے عرفے کے دن روزہ رکھے ایک برس اگلے اور ایک برس پچھلے گناہ بخشے جائیں۔ اور جو روزہ عاشورہ کا رکھے ایک برس کے گناہ بخشے جاویں۔ جیسے نماز سوائے خدا کے اور کسی کے واسطے پڑھنی جائز نہیں روزہ بھی کسی اور کا رکھنا جائز نہیں۔

بیان حج کا۔ پانچواں رکن اسلام کا حج ہے جسے حق تعالیٰ نے خرچ راہ اور سواری دے اور راہ میں امن ہو حج اُس پر فرض ہے جو کوئی حج کو فرض نہ جانے وہ کافر ہے اور جس پر فرض ہوا اور نہ کرے وہ فاسق یعنی بڑا گنہگار ہے۔ حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے۔ جب خدا اسباب میسر کرے اس وقت معلوم کرلے اس واسطے باقی مسئلے بیان نہیں کئے جیسے ارکان اسلام کے بجالانے فرض ہیں۔ گناہوں سے دور رہنا بھی فرض ہے۔ گناہ بعضے کبیرہ ہیں یعنی بڑے۔ ان کے کرنے سے عذاب ہوگا۔ اگر توبہ نہ کرے گا۔ اور بعضے صغیرہ ہیں ان کے کرنے سے بھی عذاب ہوگا پر تھوڑا۔ اب بعض کبیرہ گناہ بیان کرتا ہوں (۱) شرک خدا سے کرنا (۲) ناحق خون کرنا (۳) ماں باپ کو ایذا دینا (۴) کسی عورت سے زنا کرنا (۵) یتیموں کا مال کھانا (۶) کسی عورت کو جھوٹی تہمت زنا کی لگانی (۷) دو چند کافروں کی جنگ سے بھاگنا (۸) شراب پینا (۹) ناحق ظلم کرنا (۱۰) کسی کو پیچھے بدی سے یاد کرنا (۱۱) کسی کے حق میں بدگمانی کرنا (۱۲) اپنے تئیں غیروں سے اچھا جاننا (۱۳) خدا سے خوف نہ کرنا (۱۴) خدا کی رحمت سے ناامید ہو جانا (۱۵) کسی سے وعدہ کر کے وفا نہ کرنا (۱۶) ہمسائے کی جورو اور بیٹی پر نظر بد کرنا (۱۷) کسی کی امانت میں خیانت کرنا (۱۸) قرآن شریف پڑھ کے بھلانا (۱۹) شہادت حق کی چھپانا۔ (۲۰) شہادت جھوٹی دینا۔ جھوٹ بولنا۔ خصوصاً جھوٹی قسم کھانا۔ جس سے کسی کا مال یا جان یا حرمت جاتی رہے (۲۱) قسم خدا کے نام کے سوا اور کسی کی کھانا (۲۲) سجدہ کسی کو سوائے خدا کے کرنا (۲۳) قرآن شریف کی مجلس میں اور کسی کام میں مشغول ہو جانا (۲۴) جمعے کی نماز ترک کرنا (۲۵) ہمیشہ جماعت ترک کرنا (۲۶) مسلمانوں کو کافر کہنا (۲۷) کسی کا گلہ سننا (۲۸) چوری کرنا (۲۹) ظالموں کی خوشامد کرنا (۳۰) بیاج کھانا (۳۱) قضا ناحق فیصل کرنا (۳۲) سودا لیتے دیتے کم تولنا (۳۳) مول چکا کے پیچھے زبردستی سے کم دام دینا

ف صاحب درمختار قول کمال اور عینی ہیں نقل فرماتے ہیں کہ آجکل قرآن کریم مصحف شریف کی قسم کھانا متعارف تھا ہے اسطرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانا جیساکہ حرمین شریفین میں آجکل ۱۳۵۱ھ میں ہی بچوں بوڑھوں متعارف ہے۔

(۳۴) لڑکوں سے بُرا کام کرنا (۳۵) حیض کی حالت میں اپنی جورو یا باندی سے صحبت کرنا (۳۶) اناج کی گرانی سے خوش ہونا (۳۷) کسی عورت کے پاس خلوت میں بیٹھنا (۳۸) جانوروں سے جماع کرنا (۳۹) جوا کھیلنا (۴۰) کافروں کی رسمیں پسند کرنا (۴۱) نجوم کی باتوں کو سچا جاننا۔ (۴۲) دعوے اپنی عبادت یا تقوے کا کرنا (۴۳) مردے پر پیٹنا (۴۴) پکار کے رونا (۴۵) کھانے کو بُرا کہنا (۴۶) ناچ دیکھنا (۴۷) راگ باجوں کا سننا (۴۸) عبادت لوگوں کے دکھلانے کو کرنا (۴۹) کسی کے گھر میں بے اجازت چلے جانا (۵۰) نصیحت قدرت ہوئے پر ترک کرنا۔ (۵۱) کسی سے مسخری کر کے بے حرمت کرنا۔ گناہ ان کے سوا اور بہت سے ہیں۔ غرض سب گناہوں سے دُور رہے اور توبہ کرتا رہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے کہ جس کی زبان سے اور ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ ہو۔ انسان کو لازم ہے اور لائق یوں ہے کہ اپنے تئیں لحاظ کر کے سب سے بُرا آپ کو جانے اور کسی کو بُرا نہ سمجھے۔ اور کسی کا عیب تلاش نہ کرے بغیر تلاش اگر کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو ملائمت سے اُسے نصیحت کر دے لیکن فضیحت نہ کرے اور رسوا نہ کرے۔ حق تعالےٰ نیک عمل کی توفیق دے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور سلام ہووے اوپر رسول اللہ کے کہ محمدؐ ہیں اور اولاد ان کی کے اور دوستوں محمدؐ کے سب پر ساتھ بخشش تیری کے اے سب رحم کرنیوالوں سے بڑا رحم کرنے والے۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اب جاننا چاہیئے کہ جب بندہ اپنے مالک کے فرضوں سے فارغ ہو چکا تو اس وقت میں بقدر فرصت کچھ نہ کچھ وظیفہ بھی پڑھ لیا کرے۔ کہ واسطے کشائش امور دین و دنیا کے بہت مفید ہے۔ سو اس میں پانچوں وقت کے وظیفہ سے ایک ایک کلمہ یہاں بیان کرتا ہوں۔ اگر زیادہ نہ ہو سکے تو ان کلموں سے ہرگز غفلت نہ کرے اور ذخیرہ عاقبت کا اپنی تھوڑی عمر میں حاصل کرے۔ یہ وظیفے بعد نماز پنجگانہ کے مقرر ہیں۔ اس کے پڑھنے سے ثواب عقبیٰ اور فائدہ دنیا حاصل ہوتا ہے۔ اسی واسطے اس جگہ پر لکھ دیا ہے۔ اور یہ وظیفے بہت مستند ہیں۔ کلام مجید اور حدیث شریف سے۔ سو ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ اس ثواب سے محروم

نہ رہے اور اس کے فائدے علماٗ و فضلاٗ سے دریافت کر لیوے۔ اس جگہ اسناد لکھنے
کی گنجائش نہیں ہے۔

فَائِدَہْ

بعد نماز فجر کے جو کوئی سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ کہے۔ اگر اس
دن مرے گا۔ تو اللہ تعالےٰ بچا دے گا اس کو آتش دوزخ سے۔ اور جو مغرب کے وقت
اسی کلمہ کو سات مرتبہ پڑھے اس رات کو نجات پاوے آتش دوزخ سے۔ یہ حدیث
ابن حبان سے ہے۔

فائدہ

بعد ہر نماز کے آیۃ الکرسی ایک بار اور ہر چہار قل ایک ایک بار پڑھنا نجات دیتا ہے
عذاب دوزخ سے۔ ایک نماز سے دوسری نماز تک اس کا پڑھنے والا اگر اس درمیان
مرے گا۔ تو جنتی ہوگا۔ اسی طرح ہر نماز سے ہر نماز تک اور اس کے فائدے بہت ہیں
کسی وعظ میں کسی عالم سے سن لینا چاہیئے۔

فَائِدَہْ

بعد ہر نماز فجر کے سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑھنے
سے عقبیٰ کے عذاب سے نجات پاوے۔ اور دنیا میں رزق کی کشائش حاصل ہو۔
اور بعد نماز ظہر کے پانچ سو بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے۔ اگر
فرصت کم ہووے تو پچیس مرتبہ ضرور پڑھ لے۔ اور بعد نماز عصر کے تسبیح فاطمہؓ کی
پڑھے۔ کہ واسطے کشائش امور دینی اور دنیوی کے بہت فائدہ مند ہے اور حضرتؐ
نے اپنی صاحبزادی کو تعلیم فرمایا تھا۔ ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور
۳۴ بار اللہ اکبر اور بعد نماز مغرب کے سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِؐ پڑھے۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ یہ کلمہ افضل الذکر ہے۔ جو شخص ستر
ہزار مرتبہ اپنی عمر بھر میں اس کو پڑھے گا۔ بے شک جنتی ہوگا۔ اور اگر ماں باپ یا عزیز
و اقربا۔ دوست و آشنا کے واسطے ایک دفعہ بھی ستر ہزار کلمہ پڑھ کے بخشے گا

وہ شخص بے شک جنتی ہو جاوے گا۔ اور بعد نماز عشا کے سو بار درود پڑھے۔ اور درود کی بہت قسمیں ہیں۔ ایک قسم اختیار کرے۔ چاہے یہی پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط بعد اس کے سورۂ تبارک الذی واسطے رفاہیت عذاب قبر کے پڑھا کرے اگر اس کے جو توفیق عبادت کی اللہ تعالیٰ زیادہ دے زیادہ پڑھے۔ لیکن اتنا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ پڑھا کرے۔ اور اس کے ثواب سے کہ بہت بڑا ہے محروم نہ رہے۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ ط

طریقۂ نکاح

نکاح پڑھانے والا قبل نکاح پڑھنے کے سامنے ناکح کے بیٹھ کر خطبہ باواز بلند پڑھے خطبہ یہ ہے:۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرُ الْھُدٰی ھُدٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا ط نَسْئَلُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُہٗ وَیُطِیْعُ رَسُوْلَہٗ وَیَتَّبِعُ رِضْوَانَہٗ وَیَجْتَنِبُ سَخَطَہٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِہٖ وَلَہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ط

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۚ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ ۚ

بعد اس کے یہ خطبہ پڑھنے والے کو کہے کہ ولی دلھن کا ہو یا وکیل دولھا سے کہے کہ نکاح میں نے تیرا ساتھ فلانی عورت یا موکلہ اپنی کے کہ فلاں کی بیٹی ہے کردیا۔ اتنے مہر پر۔ اور دولھا کہے۔ میں نے قبول کیا۔ نکاح اس عورت کا یا موکلہ تیری کا کہ یہ ہے اس مہر پر اور بجائے فلانی کے نام دلھن کا۔ اور بجائے فلاں کے نام دولھا کے باپ کا لیوے۔ اور تعیین مہر کی صاف بیان کرے۔ اور ان الفاظ کو چپکے چپکے نہ کہے۔ جیسا کہ اکثر ناواقف کرتے ہیں۔ اور جب نکاح سے فراغت پاوے۔ دعائے برکت واسطے دولھا و دلھن کے کرے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ بَارَكَ اللّٰهُ وَفِيْكَ وَعَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا عَلٰى خَيْرٍ ۚ اور اگر کوئی اجنبی باجازت ولی یا وکیل دولھن کے بطریق مسطور نکاح پڑھاوے تو بھی درست ہے۔

ملنے کا پتہ

حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب لاہور بازار کشمیری